

اکتوبر ۱۹۷۵ء

۲۱۱

# حدیث کا درایتی معیار (داخلی فہم حدیث)

(۳)

مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

چند وہ قوتیں جن سے نیکی و بدی | ذیل میں چند ان قوتوں کی کسی قدر تشریح کی جاتی ہے جن سے  
کے تار کا اصل تعلق ہے | نیکی و بدی کے تار کا اصل تعلق ہے اور جن کا اثر دوسری قوتوں  
پر پڑتا ہے۔ وہ یہ ہیں :

(۱) روح

(۲) عقل

(۳) قلب اور

(۴) نفس

ان قوتوں کی تشریح میں کافی بحثیں ہیں یہاں صرف اس قدر جان لینا کافی ہے کہ ہر قوت  
کی تکوین میں کئی و کیفی فرق کے ساتھ نورانی (السانی) و مادی دونوں بنیادیں موجود ہیں جن سے  
نیکی و بدی کے تار کا تعلق ہے۔ جدید ماہرین نفسیات و حضوریات چونکہ مادی بنیاد ہی سے  
بحث کرتے ہیں نہ ان کی رسائی نہیں ہو سکی اس لئے مادی ثبوت کی ضرورت نہیں

ہے البتہ ہر ایک میں نورانی بنیاد کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) روح سے مراد وہ قوت ہے جس کے ذریعہ حیات انسانی روح میں نورانی بنیاد کی آمیزش قائم ہے قرآن حکیم میں روح کے متعلق ایک سوال و جواب

اس طرح مذکور ہے :

وَلَيْسَ لَكَ عَنِ الرُّوحِ قَوْلَ الرَّوحِ  
مَنْ أَمَرَ بِهِ وَفَعَلَ مَا أُوْحِيَ مِنَ الْعِلْمِ  
رَبُّكَ أَعْلَمُ  
لوگ آپ سے ”روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ روح میرے رب کے ”امر“ سے ہے اور تم بہت تھوڑا علم رکھتے ہو

یعنی روح انسانی میں ایک نورانی حقیقت کی آمیزش ہے جس کی تعبیر ”امر رب“ سے کی گئی اور جس کے ادراک کے لئے تمہارا سرمایہ علم ناکافی ہے۔ اس صورت میں لفظ ”من“ کو تبعیضیہ ماننا پڑے گا لیکن اس سے معنی و مفہوم میں کوئی خرابی نہ ہوگی۔ روح المعانی میں ہے۔  
مَنْ أَمَرَ بِهِ وَفَعَلَ مَا أُوْحِيَ مِنَ الْعِلْمِ  
”من امر ربی“ میں کلمہ من تبعیضیہ ہے اور بعضیہ بیانیتہ  
نے بیان یہ کہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح کی اس تعبیر سے معنویت حاصل کر کے فرمایا:  
الارواح جنود مجندة فما تعارف  
منها ائتلف وما تناكر منها اختلف  
روحوں کی ایک مرتب فوج ہے ان میں جو باہمی مناسبت رکھتی ہیں وہ مل جاتی ہیں اور جن میں یہ مناسبت نہیں ہوتی وہ الگ ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ بنی اسرائیل ع

۱۱۔ سید محمد آلوسی۔ روح المعانی ج ۱۵ بنی اسرائیل ع

۱۲۔ بخاری و مسلم و ترمذی باب اعجاب بنی اللہ و من اللہ الفصل الاول

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحوں کو مختلف گروپ (جس طرح مثلاً روح کی مختلف گروپ میں تقسیم) خون کے گروپس ہوتے ہیں اور وہی خون دوسرے کے موافق آتا ہے جس کی گروپس میں موافقت ہوتی ہے) میں تقسیم کر کے ان کے درمیان ایک مناسبت قائم کر دی گئی ہے۔ نورانی روح کے جس گروپ کو مادی کے جس گروپ کے ساتھ مناسبت ہوتی وہ اس کے ساتھ مانوس ہو کر مل جاتی اور جس کے درمیان یہ مناسبت نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ نہیں ملتی بلکہ دوسرا گروپ تلاش کرتی ہے۔ "تعارف و تناکر" کی یہ تشریح ایک ہی شخص کی نورانی و مادی روح سے تعلق رکھتی ہے یعنی جن مختلف رحوں کے درمیان مناسبت ہوتی ان میں باہمی انسیت و محبت کا رشتہ قائم ہوتا اور جن میں یہ مناسبت نہیں ہوتی ان میں یہ رشتہ قائم نہیں ہوتا۔

اہل علم کے چند اقوال | ابرہ القارؒ کہتے ہیں :

ان الروح هو الجوهر العلوی الذی  
قیل فی شانہ قتل الروح من امر  
ربّی یعنی انہا موجود بالامر

روح وہ جوہر علوی ہے جس کی شان میں "قل  
الروح من امر ربی" کہا گیا یعنی وہ امر سے  
موجود ہے۔

پھر اس کے بعد ہے :

فبالامر توجد الارواح وبالحلق  
توجد الاجسام المادیة

امر سے ارواح (غیر مادی) کا وجود ہوتا اور  
خلق سے مادی اجسام کا وجود ہوتا ہے۔

امام غزالیؒ نے یہ تعریف کی ہے :

هو اللطيفة العالمة المدركة من  
الانسان

روح وہ لطیفہ (باطنی قوت و استعداد) ہے جو  
علم و ادراک کی صفت کے ساتھ متصف ہے۔

ابو البقار حسین - کلیات الی البقار فصل الرابع -

امام غزالی - احیاء علوم الدین ج ۳ ثالث الفصل الثانی -

ہو جو ہو ولیس بعرض<sup>۱</sup> وہ جو ہر ہے عرض نہیں ہے۔

یہ جو ہر ایسا ہے جو مادہ و کیفیت سے خالی ہے جہت و مکان سے پاک ہے اشیاء کے علم کی اس کو قوت ہے ذات الہی کی صفات کے ساتھ متصف ہے اس کا تصرف عالم اصغر (جسم میں ایسا ہی ہے جیسا کہ ذات الہی کا تصرف عالم اکبر میں ہے)۔  
شاہ ولی اللہؒ نے یہ تعبیر کی ہے :

وہی کوۃ من عالم القدس<sup>۲</sup> وہ روح (نورانی) عالم قدس (ماورائے

مادہ) کی جانب ایک طاقت (دریچہ) ہے

روح کی نورانی رمادی بنیاد ہی کی بناء پر اہل علم و کشف سے اس کی دو قسمیں  
روح کے دو حصے | یاد و حصے منقول ہیں مثلاً امام غزالی کی تقسیم یہ ہے :

(۱) روح حیوانی کا تعلق عالم سفلی سے ہے جو بخار کی لطافت سے مرکب ہے

(۲) دوسری روح جس کو ہم نے روح انسانی کہا ہے اس کا تعلق عالم علوی اور ملائکہ کے جواہر سے ہے۔

عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی نے اس طرح تقسیم کی ہے :

(۱) روح انسانی جو علوی اور آسمانی ہے اس کا تعلق امر خداوندی سے ہے اور (۲) جو روح حیوانی

ادبشری ہے اس کا تعلق عالم تخلیق سے ہے تاہم روح حیوانی علوی روح کا مقام و منزل ہے۔

۱۔ الغزالی المصنفون الصغیر فصل قبل لہ الخ من ۹

۲۔ الغزالی حل مسائل غامضہ ص ۳ تا ۳۶

۳۔ ولی اللہ۔ حجتہ اللہ البالغہ ج ۱ باب حقیقۃ الروح

۴۔ الغزالی۔ کیا سعادۃ فصل در بیان آنکہ روح حیوانی ازین عالم سفلی است

۵۔ عمر بن شہاب الدین سہروردی۔ عوارف المعارف باب ۵۶ معرفت روح و نفس

اکتوبر ۲۰۱۵ء

۲۱۵

شیخ محمد اعلیٰ عثمانوی نے یہ قول نقل کیا ہے :

الروح الانسانی السماوی من عالم الامر      الروح الانسانی سماوی عالم امر سے ہے یعنی بیائش  
ای لایدخل تحت المساحة والمقدار      ومقدار کے تحت نہیں آتی روح حیوانی بشری  
والروح الحيوانی البثوی من عالم      عالم خلق سے ہے یعنی وہ پیدائش ومقدار کے  
الخلق ای يدخل تحت المساحة      تحت آتی ہے۔  
والمقدار

(۲) عقل سے مراد وہ قوت ہے جس کے ذریعہ انسان ان چیزوں  
عقل میں نورانی بنیاد کی آمیزش کا ادراک کرتا ہے جن کا حواس کے ذریعہ نہیں کر سکتا اس  
میں نورانی بنیاد کا ثبوت قرآن حکیم کی اس آیت میں ہے :

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْ بُنَىٰ آدَمَ مِنْ  
ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ  
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ  
قَالُوا بَلَىٰ سَ ۥ

اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت  
سے ان کی اولاد نکالی اور ان سے انھیں کہے  
معلق اقرار لیا کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں  
سب نے کہا بیشک آپ ہمارے رب ہیں۔

حضرت ابی بن کعبؓ سے آیت کی یہ وضاحت مروی ہے :

لَهُمْ نَجْعَلُهُمْ إِنْ وَاجَاهُمْ صَوْرَهُم  
أَسْتَطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ  
عَهْدَ الْمِيثَاقِ سَ ۥ

اللہ نے ان کو جمع کیا جوڑے جوڑے بنائے ان  
کو گویا دی انھوں نے سلام کیا پھر ان سے عہد  
پیمان لیا

لہ شیخ محمد اعلیٰ بن علی عثمانوی - کشاف اصطلاحات الفنون

الاعراف ۲۲ ع

مشکوٰۃ کتاب الايمان - بقدر الفصل الثالث

۲۲۳

محدثین نے ”فاستنظہم“ کی یہ تشریح کی ہے :

خلق فیہم العقل وطلب منہم ان میں عقل پیدا کی اور ان سے گمبائی طلب  
النطق کی۔

عقل کی یہ تعریف بھی منقول ہے جس سے نورانی بنیاد کی تائید ہوتی ہے :

العقل جوہر مضیی خلقہ اللہ عقل ایک روشن کرنے والا جوہر ہے جس کو  
فی الدماغ وجعل نورہ فی القلب اللہ نے دماغ میں پیدا کیا اور اس کا نور قلب میں  
بنایا۔

نورانی بنیاد ہی کی بنا پر راغب اصفہانی نے عقل کا اشرف ترین ثمرہ  
عقل کا اشرف ترین ثمرہ اللہ کی معرفت قرار دی

من اشرف ثمرۃ العقل معرفة اللہ عقل کا اشرف ثمرہ اللہ کی معرفت اس کی حسن  
وحسن طاعته والکف عن معصیۃ طاعت اور اس کی معصیت سے رکنا ہے۔

عقل کے دو حصے اور اسی بنا پر عقل کی دو قسمیں یا دو حصے منقول ہیں :

(۱) ایک عقل وہ ہے جس کے ذریعہ دنیا کے کاموں پر غور ہوتا

(۲) دوسری عقل وہ ہے جس کے ذریعہ آخرت کے کاموں پر غور ہوتا ہے۔

شاہ ولی اللہ کہتے ہیں :

العقل له وجهان وجه عییل الی البدن عقل کے دو رخ ہیں ایک بدن و اعضا

۱۔ مرقاة عاشیہ مشکوٰۃ - کتاب الایمان بالقدر الفصل الثالث

۲۔ شیخ محمد اعلی التتانی کشاف اصطلاحات الفنون

۳۔ راغب اصفہانی الذریعہ الی مکارم الشریعۃ -

۴۔ عربین محمد شہاب الدین سہروردی عوارف العارف باب ۵۶ معرفت مروج و نفس

اکتوبر ۱۹۹۵ء

۲۱۷

والجوا سرح ووجه تمیل الی التجرد  
والصرافۃ لہ  
(ماقیات) کی طرف مائل ہے اور دوسرا تجرود  
مراقبہ (نورانیات) کی طرف مائل ہے۔

عقل سے متعلق چند امام غزالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئی حدیثیں نقل  
حدیثوں کی وضاحت کی ہیں جن میں تقویٰ، طہارت اور عبادت وغیرہ کی زیادتی کو عقل کی زیادتی  
کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ حدیثیں بالعموم سند کے لحاظ سے ضعیف ہیں لیکن عقل کی مذکورہ تقسیم  
کے بعد بڑی حد تک ان کا ضعف دور ہو جاتا ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے اس کی تائید  
ہوتی ہے :

قلت قلت یا رسول اللہ بم تیفاضل  
الناس فی الدنیا قال بالعقل۔ قلت و  
فی الآخرة قال بالعقل قلت الیس  
انما یجزون باعمالہم فقال صلی اللہ  
علیہ وسلم یا عائشۃ وهل عملوا  
الا بقدر ما اعطاہم عزوجل  
من العقل فبقدر ما اعطوا من  
العقل کانت اعمالہم وبقدر  
ما عملوا یجزون  
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ  
کے رسول! کس وجہ سے دنیا میں لوگ فضیلت  
پاتے ہیں فرمایا عقل سے۔ میں نے کہا کہ آخرت  
میں کس وجہ سے فضیلت پاتے ہیں۔ فرمایا عقل  
سے۔ پھر میں نے کہا کہ کیا لوگ اپنے اعمال کا  
بدلہ نہیں دئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ  
اے عائشہ لوگ اسی قدر عمل کرتے ہیں جس قدر  
اللہ نے ان کو عقل دی۔ جس قدر وہ عقل دئے  
گئے اسی قدر ان کے اعمال ہیں اور جس قدر  
اعمال ہیں اسی قدر بدلہ دئے جائیں گے۔

دنیا و آخرت میں عقل کی بنیاد پر فضیلت دراصل اس کی نورانی و مادی بنیاد کا نتیجہ ہے

۱۔ ولی الشرحۃ اللہ البالغۃ المقامات والاحوال

۲۔ الغزالی۔ احیاء علوم الدین ج ۱۔ الباب السابع بیان طرف العقل

اور اسی کے لحاظ سے دنیوی و اخروی اعمال صادر ہوتے ہیں جن پر بدلہ دیا جاتا ہے۔

قلب میں نورانی (۳) قلب سے مراد وہ قوت ہے جس سے اچھی بری صفات متعلق ہیں اس بنیاد کی آمیزش میں نورانی بنیاد کا ثبوت یہ ہے:

واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه  
اور یقین رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہے۔

دوسری جگہ ہے:

إِنِّي ذُلِكَ لَذِكْرُنِي لِمَنْ كَانَ  
بیشک اس میں اس شخص کے لئے نصیحت ہے جس کے اندر دل ہے۔  
لَهُ قَلْبٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورانی بنیاد ہی کی بنا پر قلبی فیصلہ کو قابل اعتماد ٹھہرایا مثلاً آپ نے فرمایا:

البر ما سكنت اليه النفس واطمان اليه القلب والاشم ما لم تسكن اليه النفس ولم يطمئن اليه القلب  
نیکی وہ ہے جس سے نفس کو سکون اور قلب کو اطمینان ہو اور برائی وہ ہے جس سے نفس کو سکون اور قلب کو اطمینان نہ ہو اگرچہ مفتی ٹھکو فتویٰ دیں۔

دوسری جگہ ہے:

يا وابصة استفتت نفسك البر ما طمان اليه القلب واطمانت اليه النفس والاشم ما حاك في القلب وتردد  
اے وابصہ خود سے فتویٰ طلب کر، نیکی وہ ہے جس سے نفس و قلب کو اطمینان ہو اور برائی وہ ہے جس سے دل میں کھٹک اور تردد پیدا

۱۰ الانفال ع ۳

۱۱ الذاریات ع ۳

۱۲ امام احمد۔ مسند احمد ج ۴ من حدیث ابی ثعلبہ النخعی

اکتوبر ۱۹۷۵ء

۲۱۹

فی الصدر وان افتاك الناس ہر اگرچہ تجھ کو لوگ فتویٰ دیں۔

قلب میں نیکی و بدی | قلب میں دونوں بنیادوں کی موجودگی ہی کی بنا پر امام غزالی نے  
دونوں کی صلاحیتیں | کہا ہے :

والقلب باصل الفطرة صالح لقبول | قلب اصل فطرت کے لحاظ سے فرشتے اور شیطان  
آثار الملك ولقبول آثار الشيطان | دونوں کے آثار قبول کرنے کی برابر صلاحیت رکھتا  
صلاحاً متساویاً لیس یتزوج احدهما | ان میں کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہے۔  
علی الآخر

شاہ ولی اللہ کہتے ہیں :

ان القلب له وجهان وجه یمیل | قلب کے دو رخ ہیں ایک بدن اور اعضاء کی  
الی البدن والجواح ووجه یمیل | طرف مائل ہے اور دوسرا تجر و مرافقہ (نورانیات)  
الی التجرد والصوافیۃ | کی طرف مائل ہے۔

”قلب“ علم و ادراک کا ذریعہ بھی ہے جس سے نورانی بنیاد کا ثبوت  
علم و ادراک کا ذریعہ | ملتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے :

لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا | ان کے پاس دل ہیں جو سمجھتے نہیں۔  
أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا | کیا ان کے دلوں پر تالے پٹے ہوئے ہیں  
فَنُطْبِعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ | ان کے دلوں پر اللہ نے ہر گدی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے۔

۱۔ امام احمد۔ مسند احمد ج ۳ من حدیث ابی ثعلبۃ الخثنی

۲۔ الغزالی۔ احیاء علوم الدین ج ۳ بیان تسلط الشیطان علی القلب بالرساوس

۳۔ ولی اللہ۔ حجة اللہ البالغة ج ۲ المقامات والاحوال

۴۔ الاعراف ج ۲۲ ۵۔ محمد ع ۳ ۶۔ منافقین ج ۱

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے  
 ان آیتوں میں سمجھ بوجھ کی اس قسم سے انکار کیا گیا جس کا تعلق نورانی بنیاد سے ہے جیسا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف حدیثوں میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے مثلاً

إذا أراد الله لعبدا خيرا جعل له  
 جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے  
 واعظا من قلبه  
 تو اس کے دل میں ایک واعظ مقرر کرتا ہے  
 من كان له من قلبه واعظا كان عليه  
 جس شخص کے دل میں واعظ ہوتا ہے اللہ کی  
 من الله حافظ  
 جانب سے اس پر محافظ مقرر ہوتا ہے۔

قلب المؤمن اجرد فيه سراج يذهر  
 مومن کا دل مجرد ہے جس میں چراغ چمکتا ہے۔  
 شرح صدر کے بارے میں آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

هو نور يقذفه الله تعالى في الصدور  
 وہ ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ سینہ میں  
 ڈالتا ہے۔

اس سلسلہ کی بعض حدیثیں اگرچہ سند کے لحاظ سے ضعیف سمجھی جاتی ہیں لیکن نورانی  
 بنیاد تسلیم کرنے کے بعد معنی و مفہوم میں کوئی دشواری نہیں رہتی۔ واعظ، سراج اور نور وغیرہ  
 قسم کے الفاظ دراصل نورانی بنیاد ہی کی مختلف تعبیرات اور مختلف شکلیں ہیں۔

(م) نفس سے مراد وہ قوت ہے جو ابھی بری خواہشات کا مرکز ہے۔  
 نفس میں نورانی بنیاد کی آمیزش | قرآن حکیم نے نفس کی تین حالتیں بیان کی ہیں جن سے نورانی بنیاد  
 کا ثبوت ملتا ہے۔

(۱) مطمئنہ۔ جس میں نورانی اثرات کو غلبہ ہوتا ہے۔

۱۔ البقرہ ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴

اکتوبر ۱۹۷۵ء

۲۲۱

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُبِينَةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ  
مَرْضِيَّةً مِّنْ حُضْنَةٍ ۖ  
اے مہلک نفس اپنے رب کی طرف چل تو اس سے  
راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے۔

(۲) آثارہ۔ جس میں مادی اثرات کو غلبہ ہوتا ہے۔

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ  
رَبِّي ۗ  
بیشک نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے مگر جو  
میرے رب نے رحم کر دیا۔

(۳) لوازم۔ جس میں دونوں کے درمیان کشمکش رہتی اور جب نورانی اثرات کا غلبہ ہوتا ہے  
تو کوتاہیوں پر خود کو طاعت کرتا ہے۔

لَا أَقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۖ  
برائی پر طاعت کرنے والے نفس کی قسم  
کھاتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے بھی ثبوت ملتا ہے۔

اللهم ان نفسي تقواها وزكها أنت خير من زكاها وأنت وليها ومولها  
اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عنایت  
فرما۔ اور آپ اس کا تزکیہ کر دیجئے۔ آپ تزکیہ

کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں۔ اور آپ  
ہی اس کے ولی و کار ساز ہیں۔

ایک حدیث میں نورانی مادی | درج ذیل حدیث میں نورانی و مادی دونوں بنیاد کی طرف  
بنیاد کی طرف اشارہ | اشارہ ہے:

ان للشيطان لمة با بن آدم وللملك  
لمة فاملة الشيطان فإبعاد بالشو  
شیطان اور فرشتہ دونوں کو انسان کے اندر  
تصرف کا اختیار ہے شیطان کا تصرف شر کی طرف

۱۔ الفجر ۲۔ یوسف ۳۔ القیامۃ

۴۔ مسلم مشکوٰۃ باب الاستقارة الفصل الاول

وَتَكْذِيبَ بِالْحَقِّ وَإِمَامَةَ الْمَلِكِ فَالْيَعَادِ  
 بِالْخَيْرِ وَلْتَصْدِيقَ بِالْحَقِّ فَمِنْ دَجَلِهِ ذَلِكَ  
 فَلْيَعْلَمَنَّ مَنْ اللَّهُ وَبِحَمْدِ اللَّهِ وَمَنْ  
 وَجَدَ الْآخِرَى فَلْيَتَوَضَّعْ بِاللَّهِ مِنْ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

رغبت دلانا اور حق کو جھٹلانا ہے اور فرشتہ کا  
 تصرف خیر کی طرف رغبت دلانا اور حق کی تصدیق  
 ہے جو شخص فرشتہ کے تصرف کو محسوس کرے  
 تو اس کو اللہ کی طرف سے سمجھے اور اللہ کی حمد  
 کرے اور جو شخص شیطان کے تصرف کو محسوس  
 کرے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے

علامہ ابن قیم کے بیان سے تاثر | علامہ ابن قیم کے بیان سے بھی تاثر ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں:  
 وَقَدْ آمَنَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْإِنْسَانُ  
 بِهَاتَيْنِ النَّفْسَيْنِ الْأَمَارَةِ وَاللَّوَامَةِ  
 كَمَا أَكْرَمَهُ بِالْمُطَهَّنَةِ

اللہ نے نفسِ آمارہ اور لوامہ کے ذریعہ انسان  
 کی آزمائش کی جیسا کہ مطہنہ کے ساتھ اس  
 کو عزت دی۔

أَيُّدِ الْمُطَهَّنَةِ بِمَجْنُونَةٍ عَالِيَةٍ فَجَعَلَ  
 الْمَلِكُ قَرِينَهَا  
 وَإِمَامَ النَّفْسِ الْأَمَارَةِ فَجَعَلَ الشَّيْطَانَ  
 قَرِينَهَا

مطہنہ کی اس نے متعدد لشکروں سے مدد  
 کی اور فرشتہ کو ہم نشین بنایا۔  
 لیکن نفسِ آمارہ کا ہم نشین شیطان کو بنایا۔

فرشتہ و شیطان کی ہم نشینی دراصل نورانی مادی بنیاد ہی کا اثر ہے۔

مذکورہ تصریحات سے ظاہر ہے کہ روح، عقل، قلب اور نفس تینوں میں مادی بنیاد کے ساتھ  
 نورانی بنیاد موجود ہے جسے نیکی و بدی کے نازک تعلق ہے۔ لیکن چونکہ ہر قوت کے دائرہ کار مادی بنیاد کی قوت  
 میں فرق ہے اس لئے اس کی مناسبت کیسے فرق کے ساتھ نورانی بنیاد کی آئینہ کشی گئی اور یکسانیت  
 کو نہیں ملحوظ رکھا گیا جیسا کہ ہر ایک کے مظاہرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ (باقی)

لہ مشکوٰۃ باب فی الوسوسۃ لہ ابن قیم کتاب الروح الثالثۃ الحامیۃ والعشرون